JQSS Vol: 01, Issue: 01, Jan-June-2021

www.jqss.org

Page:26-40

ایک مثالی معاشرے کی تشکیل، مؤمنین کی صفات کی روشنی میں

Establishment Of an Ideal Society, In the Light Attributes of The Believers (Momineen)

Mss. Humera Aslam

M.Phil scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan Quetta

Dr.Tahira Firdous

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Balochistan Quetta

Abstract

Establishing of an ideal and civilized society not only complement men's needs but also keeps a religious significance and worth. So, it would be correct to say that establishment of an ideal society is a mutual obligation.

Islam not only has given some general principles for the welfare of man but also focuses individuals' life of its followers as individuals training is central for forming an ideal society. As righteous individuals are the parts and parcel of an idea society as Allah Almighty has mentioned eight attributes of the believers such as belief, humility and sincerity in prayers, paying of Alms, abstaining from meaningless, guarding of honor, keeping the owes, guarding of people's deposits and maintaining the prayers.

Although these are the attributes for an individual life but has a tremendous significance for shaping the characters of a society and dispensing the ideal society. So, if individual life is not perfect and ideal then an ideal society cannot be established. Some of factors are discussed in them are discussed in this articles that are necessary for establishing an ideal society.

Key words: *Establishment, ideal society, Attributes, believers, civilized society.*

CC BY

سورہ مؤمنون اٹھارویں پارے کے شروع میں قرآن پاک کی تیئیسویں سورت ہے، جو کہ چھ رکوع، ایک سو اٹھارہ آیات، 1840 الفاظ اور 4801 حروف پر مشتمل ہے۔(1)

سورت کا بنیادی مقصد انسان کو اسکی اصلیت کی طرف متوجہ کرکے اس بات پر غور و فکر کی دعوت دینا ہے کہ اس کے دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے اور بالآخر مرنے کے بعد جو زندگی آنی ہے اس میں انسان کا انجام کیا ہو گا۔(2)

اسکی ابتدائی گیارہ آیتوں میں فوز و فلاح کا مژدہ سنا کر مومنوں کے چند صفات بیان ہوئی ہیں، مطلب یہ کہ مذکورہ صفات کا حامل مومن فلاح دنیوی اور کامرانی عقبیٰ سے سرشار رہے گا۔

چنانچہ آیات کریمات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

ان ایمان والوں نے یقینا فلاح پالی ہے(1) جو اپنی نمازوں میں دل سے جھکنے والے ہیں(2) اور لغو چیزوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں(3) اور جو زکوۃ پر عمل کرنے والے ہیں(4) اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں(5) سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو ان کی ملکیت میں آچکی ہوں کیونکہ ایسے لوگ قابل ملامت نہیں ہیں(6) ہاں جو اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گذرے ہوئے ہیں (7) اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھنے والے ہیں(8) اور اپنی نمازوں کی پوری نگرانی رکھتے ہیں(9) یہ ہیں وہ وارث (10) جنہیں جنت الفردوس کی میراث ملے گی۔ یہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے(11)----(3)

صفات مؤمنین:

مندرجہ بالا آیات طیبات میں مؤمنین مخلصین کی درجہ ذیل آٹھ صفات کا ذکر ہے۔(1) ایمان کامل (2) خشوع فی الصلوٰۃ(3) اعراض عن اللغو(4) فعل زکوٰۃ(5) شرمگاہوں کی حفاظت(6) رعایت عہد(7) حفظ امانت(8) حفاظت صلوٰت

مومنین مخلصین کی متذکرہ صفات جس طرح انکی اخروی نجات و کامیابی کی ضامن ہیں، اسی طرح ان صفات کے حامل افراد و اشخاص پر مشتمل سوسائیٹی اور معاشرہ بھی ایک جنت نظیر و مثالی معاشرہ بن جائیگا، کیونکہ افراد سے خاندان بنتے ہیں اور خاندانوں سے معاشرے، اور معاشرے کی تمام تر خوبیوں اور خامیوں کا دار و مدار اور انحصار اس میں موجود اشخاص کے اوصاف واطوار پر ہے۔ اگر افراد معاشرہ نیک سیرت اور حسن خلق کے مالک ہوں تو ان کا معاشرہ مثالی قرار پائیگا، اور اس کے برعکس اگر کسی معاشرے کی اجزائے ترکیبی میں بد خلقی اور بدروی کی عادات و خصائل ہوں تو معاشرہ بھی انسانوں کی نگاہ میں غیر مقبول ہو گا۔

لہذا ھم صفحات ذیل میں اس پر تفصیلی روشنی ڈالیں گے، کہ کس طرح صفات مؤمنین سے ایک مثالی اور صالح معاشرہ تشکیل پاتا ہے

پہلی صفت: ایمان کامل

چنانچہ مؤمنین کی پہلی صفت جو کہ مومن بننے کے لیے لازمی عنصر اور فلاح کی شرط اول ہے، وہ ایمان کامل ہے۔ ایمان کی تعریف علماء کرام نے یوں کی ہے:

" ہو التصدیق بما علم مجیئ النبی صلی اللہ علیہ و سلم بہ ضرورۃ ،تفصیلا فیما علم تفصیلا و اجمالا فیما علم اجمالا "۔(4)

" وہ تمام دینی امور جن کا دین محمدی سے ہونا یقینی اور بدیہی طور پر ثابت ہے ان کو نبی کے بھروسہ پر دل سے سچا جاننے اور ماننے کو ایمان کہتے ہیں "۔(5)

مذکورہ تعریفات سے معلوم ہوا کہ ایمان تمام عقائد اسلامیہ کو مکمل طور پر دل وجان سے تصدیق وتسلیم کرنے کا نام ہے، اور ان میں سے بنیادی عقائد، ایمان باللہ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب السماویہ، ایمان بالرسل والانبیاء، ایمان بالیوم الآخر اور ایمان بالتقدیر وغیرہ ہیں۔

اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ ایمان ہی وہ اولین قید ہے جو کسی انسان کی بے جاروی، اور غلط خیالات و نظریات پر پابندی عائد کرتا ہے جو کسی معاشرے میں فکری انتشار اور نظریاتی اختلافات وافتراقات کا باعث بنتی ہیں۔ اور ایمان ہی معاشرے کو ایک ھم رنگ وھم آہنگ وحدت بناتی ہے۔

اور ایمان بالتقدیر سے معاشرے کے تمام افراد اپنی خوشی وغم کے جملہ حالات وواقعات کو فیصلہ خداوندی سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف زبان شکایت نہیں کھولتے، جو کہ کسی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا تخم اولین ہے۔ اور مزید بر آن یوم آخرت کی فکر ہر ایک کو دربار خداوندی میں جواب دہی کا تصور دیتا ہے، لہذا کوئی کسی پر زبان درازی ودست اندازی سے قبل ہزار بار سوچتا ہے

اور نیز ایمان سے فکری وحدت ہی نہیں بلکہ جذبہ اخوت بھی پروان چڑھتی ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں مومنون کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔ کما قال تعالیٰ:

"انما المؤمنون اخوۃ "۔ (6) ترجمہ: حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی ہیں۔ (7)

تو اس اخوت وبھائی چارگی سے نہ صرف تفرقے واختلافات دم توڑتے ہیں، بلکہ اس سے معاشرے میں ایثار، قربانی اور سرفروشی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، اور لوگوں میں ایک دوسرے کی دکھ درد، رنج والم میں شرکت کے احساسات اجاگر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

" المؤمنون کرجل واحد ، اذا اشتکی عضو من اعضائہ اشتکیٰ جسدہ اجمع، و اذا اشتکی مؤمن اشتکی المؤمنون "۔(8)

ترجمہ:۔"سارے مومن ایک آدمی کی مثل ہیں، کہ جب اس کے اعضاء میں سے کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو پورا جسم بیمار ہو جاتا ہے، اور جب ایک مومن کبھی تکلیف میں مبتلا ہوتا تو سارے مومن تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں"۔(9)

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں ---- تو ہندوستان کا ہر پیر وجوان بے تاب ہو جائے۔

دوسری صفت: خشوع فی الصلوٰۃ (یعنی عاجزی اور حضور قلبی کے ساتھ نماز ادا کرنا۔)

نماز ارکان اسلام میں سے دوسرا رکن ہے اور تمام بدنی عبادات میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے، اس کو معراج مؤمن اور اسلام کا ستون قرار دیا گیا ہے۔

نماز پڑھنے سے جہاں انضباط وقت، احساس ذمہ داری، چابکدستی اور مساوات انسانی کے احساسات وجذبات پیدا ہوتے، وہاں اس سے معاشرے پر بھی انتہائی حسین ودلنشین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایک بندہ جو روزانہ پانچ مرتبہ رب کے حضور دست بستہ ہو کر اپنی سر نیاز جھکا کر اپنی انا کو مٹاتا ہے اور پانچ وقتی فرائض وسنن اور واجبات کی مجموعی (32) رکعات کے ہر رکعت میں اپنی عبدیت کا اظہار، صراط مستقیم کی طلب، غضب خداوندی اور ضلالت وگمراہی سے پناہ کی درخواست کرتا ہے، تو یہ چیزیں اسے معاشرے میں بھی کسی بھی بگاڑ وغلط روی سے روکے رکتی ہیں، کیونکہ وہ اپنے آپ کو ہر آن حضور خداوندی میں حاضر وجواب دہ سمجھتا ہے، اور اس پر کیفیت احسان طاری رہتا ہے، یعنی

"و ہو معکم اینما کنتم "۔(10) ترجمہ: اور تم جہاں کہیں ہو، وہ تمھارے ساتھ ہے(11)

" ان تعبداللہ کانک تراہ، فان لم تکن تراہ فانہ یراک ".(12) ترجمہ: "اللہ کی عبادت وبندگی تم اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھتے ہو پر وہ تم کو دیکھتا ہی ہے"۔(13)

یہ کیفیت احسانی ہمیشہ اس کے لئے کسی ناکردنی کے سامنے رکاوٹ بنتی ہے، جیسا کہ خود فرمان باری تعالیٰ ہے:

"ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشآء و المنکر "۔(14) ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔(15)

بے حیائی اور برائی وہ خباشتیں ہیں، جو کسی معاشرے کے لئے ناسور ہیں، ان سے نماز کی بدولت چھٹکارہ ملتی ہے، تو نماز گزار افراد کا معاشرہ ان ناسوروں سے پاک وصاف، اور اوصاف حمیدہ سے مزین مثالی معاشرہ قرار پاتا ہے۔

تیسری صفت: اعراض عن اللغو (یعنی بے ہودگی اور فضولیات سے اجتناب برتنا)

لغو کی تعریف علماء اسلام نے یوں کی ہے: "اللغو ہو الفعل اللذی لا فائدة فیہ "۔(16)

تفسیر ماجدی میں ہے۔" لغو کہتے ہیں ہر اس حرکت کو جو عبث، بے حاصل، لایعنی ہو آخرت یا صرف دنیا کے اعتبار سے "۔(17)

بے ہودگی اور بے ہودہ کاری کسی بھی ذی شعور انسان کے لئے ناپسندیدہ ہوتا ہے۔ لیکن مومنین اور ایک اسلامی معاشرے کے لئے اس سے اعراض و اجتناب اس کے فرائض میں شامل ہے اور اسی سے اسلام کی رونق قائم ہے۔

" من حسن اسلام المرء ترکہ ما لایعنیہ "۔(18) ترجمہ: اسلام کی بہتر باتوں میں سے یہ ہے کہ آدمی بے کار اور فضول چیزوں کو چھوڑ دے۔(19)

اس صفت اور شعار سے معاشرے کی بہت سی بے مقصد اور بے جا تفریحات، بے ہودہ لہو ولعب کی سرگرمیاں جو کہ آجکل ہر معاشرے کے لیے عذاب جان بن چکی ہیں کی بیخ کنی ہوتی ہے، اور ساتھ ساتھ معاشرے کی باصلاحیت افراد کی بہت سی قیمتی صلاحیتیں اور گرانقدر لمحات زندگی ضائع ہونے سے بچ جاتی ہیں۔

ایک وقت تھا کہ اسلامی سلطنت میں بے ہودگیوں اور غیر مفید کرتبوں پر سزائیں دی جاتی تھی، جیسا کہ متاع وقت اور کاروان علم نامی کتاب میں ہے کہ مشہور ہے کہ کسی شخص نے ہارون الرشید کے دربار میں ایک حیرت انگیز کرتب دکھانے کی اجازت چاہی تھی، اجازت مل گئی تو دربار میں حاضر ہو کر فرش کے بیچوں بیچ ایک سوئی کھڑی کر دی اور کچھ فاصلے پر کئی سوئیاں ہاتھ میں لے کر کھڑا ہو گیا پھر اس نے ایک سوئی اٹھائی اور فرش پر کھڑی ہوئی سوئی کا نشانہ لیا، حاضرین کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ یہ دوسری سوئی پہلی سوئی کے ناکے میں داخل ہو کر پار ہو چکی ہے، اس طرح اس نے تقریبا دس سوئیاں پھینکیں اور سب کے سب پہلی سوئی کے ناکے سے پار ہو گئیں۔

ہارون الرشید نے یہ حیرت انگیز کمال دیکھا تو حکم دیا کہ اس شخص کو دس دینار انعام میں دیئے جائیں اور دس کوڑے لگائے جائیں، حاضرین نے اس عجیب وغریب انعام کی وجہ پوچھی تو ہارون الرشید نے کہا۔۔۔ دس دینار اس شخص کی ذہانت، نشانے کی سچائی کا انعام ہے اور دس کوڑے اس بات کی سزا ہے کی اسنے اپنی خداداد صلاحیتیں اور قیمتی وقت ایک ایسے کام میں صرف کیا جس کا دین ودنیا میں کوئی فائدہ نہیں۔(20)

چوتھی صفت: فعل زکوٰۃ

لفظ زکوٰۃ سے یہاں مفسرین کرام نے مختلف مصداق ومعانی مراد لئے ہیں

(1) فریضہ زکوٰۃ: یعنی مومن لوگ ہمیشہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہتے ہیں، ایسا نہیں کہ کبھی دی کبھی نہ دی۔(21)

معاشرتی بگاڑ اور جرائم کی ایک بڑی وجہ معاشی زبون حالی اور عدم مساوات ہے، کیونکہ دولت مند اور جاگیر دار مال وثروت کی گھمنڈ میں خودسری اور غرباء ومساکین بھوک وافلاس کی مجبوری میں جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی سے جہاں وسائل ارضی ایک معاشرے میں پھیل کر معاشی مساوات پیدا ہوتا ہے، اور امیر امیر تر اور غریب غریب تر نہیں ہوگا اور دولت امیروں کی گھر کی لونڈی بن کر نہیں رہتی، کی لایکون دولۃ بین الاغنیاء، وہاں اس سے غرباء ومساکین اور امراء اور جاگیرداروں کے مابین نفرت و دوری بھی کم ہو جاتی ہے، کیونکہ انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنے محسنین سے محبت کرتی ہے۔ جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے:

" ان الخلق اذا علموا فی الانسان کونہ ساعیا فی ایصال الخیرات الیھم و فی دفع الآفات عنھم احبوہ بالطبع و مالت نفوسھم الیہ لا محالۃ،علیٰ ما قال علیہ السلام : جبلت القلوب علیٰ حب من احسن الیھا و بغض من اساء الیھا "۔(22)

ترجمہ: عام لوگ جب کسی کے بارے جان لیں کہ یہ ھماری اچھائی کے لئے کوشاں، اور ھمیں برائی سے بچانے کا خواھان ہے تو وہ اس کیساتھ دلی محبت کرتے ہیں، اور لا محالا انکے نفوس اسکی طرف مائل ہونگے، کیونکہ آپؐ کا فرمان ہے: کہ دلوں کی جبلت یہی ہے کہ احسان کرنے والے سے محبت اور برائی کرنے والے سے نفرت کرتی ہیں۔

لہذا زکوٰۃ کی ادائیگی، معاشی مساوات اور دلی محبت ایک پرامن وفلاحی معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

(2) طہارت وپاکیزگی: زکوٰۃ کا ایک معنی یہاں بعض مفسرین نے طہارت وپاکیزگی سے بھی کیا ہے(.23)۔ یعنی مومن لوگ پاکیزگی وستھرائی پر کاربند رہتے ہیں، صفائی ستھرائی کو اسلام نے نصف ایمان قرار دیا ہے، "الطہور شطر الایمان "۔(24) تو ایک مسلم ومومن معاشرہ میں صفائی وستھرائی کی جھلک ہوتی ہے، ہر جگہ کچھروں کے ڈھیر، غلاظتوں کی بھرمار، گلیوں کی گندگیاں، اور راستوں وروڈوں کی رکاوٹیں کسی بھی طرح ایک مہذب اور فلاحی معاشرے کے رخ زیبا پر بدنما داغ ہوتی ہیں۔

ایک مسلم معاشرے کے ہر فرد کے ایمان کا تقاضہ ہے کہ راستے میں کسی بھی رکاوٹ وگندگی کا باعث نہ بنے۔ حدیث شریف میں ہے:

" و ادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق "۔(25) ایمان کا کم ترین حصہ یہی ہے کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا جائے۔ اور ایک پاکیزہ معاشرہ بہت ساری ان بیماریوں سے محفوظ رہتی ہے جو کہ مختلف آلودگیوں کے سبب آ دبکتی ہیں۔

(3) تزکیہ نفس و باطن: تیسرا مفہوم جو یہاں لفظ زکوٰۃ سے مراد لیا گیا ہے، وہ ہے تزکیہ نفس اور طہارت باطنی یعنی اصلاح اخلاق، کما فی روح المعانی

"الظاهر ان المراد بالزکاة المعنی المصدری اعنی التزکیة"۔(26)

کہ یہاں زکوٰۃ سے معنی مصدری یعنی تزکیہ مراد ہے۔ اور حضرت اشرف علی تھانویؒ نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے، اور جو (اعمال و اخلاق میں) اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں۔(27)

یعنی مومن لوگوں کے اخلاق شائستہ، کریمانہ و شریفانہ ہوتے ہیں، ان کا باطن مصفیٰ و مجلیٰ ہوتا ہے، ان میں نفاق و شقاق، برے اخلاق و اطوار، اور قبیح و رذیل خصائل و عادات نہیں ہوتے ہیں۔ تو جس معاشرے کے افراد و ارکان کے اخلاق و عادات اعلیٰ و ارفع ہوں تو اس میں رہنا جنت میں رہنے کا سا لطف و سرور سکون ملتا ہے۔

پانچویں صفت: شرمگاہوں کی حفاظت (یعنی پاکدامنی)

مومنین کی ایک خاص صفت یہ ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی ناجائز مواقع میں استعمال سے حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں جنسی خواہشات رکھی ہیں لیکن یہ خواہشات اگر جائز مواقع میں اور اسلامی شریعت کے مطابق استعمال ہوں تو نہ صرف اس سے نسل انسانی افزائش و نمو ہو جاتی ہے اور معاشرہ حیا و عفت کا نمونہ بن کر پر سکون زندگی کا باعث بن جاتا ہے، بلکہ اس سے خاندانوں اور قبائل میں قربت و محبت ہیدا ہوتی ہے، کما قال اللہ تعالیٰ:

" و من آیاته ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیها و جعل بینکم مودة و رحمة "۔(28)

ترجمہ: " اور اسکی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمھارے لئے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان سے پاس جا کر سکون حاصل کرو اور تمھارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیئے "۔(29)

امام غزالیؒ نے احیاء علوم الدین میں نکاح کے پانچ فوائد بیان کیے ہیں، کہ اس سے نسل انسانی کی بقاء ہے، شیطان اور نفس کی بے لگامی سے تحفظ ہے، نفس کی راحت و سکون ہے، بعض گھریلو مسائل کی طرف سے دلجمعی اور فراغت قلبی ہے، اور اھل و عیال کی نگرانی اور مجاھدہ نفس ہے۔(30)

لیکن خدانخواستہ اگر ان فطری خواہشات کو بے جا اور بے لگام چھوڑ دیا گیا، تو اس سے کسی معاشرے کی امن وامان، حیا وعفت غارت ہو جاتی ہے، اور ہر طرف خاندانون اور افراد میں رقابتیں وعداوتیں چلتی رہیں گی اور معاشرہ اخلاقی زبون حالی کی پستی میں جا گرے گا، بلکہ وہاں ایڈز اور طاعون وغیرہ مہلک ومتعدی بیماریاں اور وبائیں بھی اپنے پنجے گاڑ دیتی ہیں، اور توانا وصحت مند اور فہم وفراست والے انسان کا وجود وہاں سے عنقاء ہو جائے گا۔ کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لم یظہر الفاحشۃ فی قوم قط حتیٰ یعلنوا بھا الا فشی فیھم الطاعون والاوجاع اللتی لم تکن مضت فی اسلافھم اللذین مضوا " - (31) .

" جس قوم زناکاری پھیل جاتی ہے اور بلا روک ٹوک ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو طاعون (پلیگ) کی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے اور ایسے دکھ درد میں مبتلا کرتا ہے جس سے ان کے اسلاف ناآشنا تھے "۔(32)

زنا کی مزید تباکاریاں مولانا محمد ظفیر الدین یوں بیان فرماتے ہیں:

1۔ زانی کا فعل زنا خود اپنے اوپر بھی ظلم ہے کہ اس سے اخلاق واعمال کی مٹی پلید ہوتی ہے، خون اور روپیہ بے مقصد ضائع ہوتے ہیں، مادہ تولید جو باعث افزائش نسل ہے ناحق برباد ہوتا ہے، صحت پر ناخوشگوار اثر پڑتا ہے، ذلت اور رسوائی ہوتی ہے، ذاتی خوف وہراس میں مبتلا رھتا ہے، حزن وملال سے دوچار ہوتا ہے، متعدی مرض سوزاک وآتشک وغیرہ کا خطرہ لاحق رہتا ہے، بے حیائی، فریب کاری، جھوٹ، بدنیتی، خودغرضی، نفسانی خواہشات کی غلامی، ضبط نفس کی کمی، خیالات کی آوارگی اور دوسری بیسیوں جسمانی، ذہنی اور روحانی امراض میں زنا آدمی کو مبتلا کر دیتا ہے۔

2۔ زنا اپنے خاندان پر بھی ظلم ہے کہ زناکار خاندان کی عزت کو داغ لگاتا ہے اور پھر خاندان کے لئے برائی کا ایک نمونہ قائم کرتا ہے، اہل خاندان اور بال بچوں کے لیے زنا کی شاہراہ بناتا ہے۔(33)

چھٹی صفت: امانت داری اور حفظ امانت

ایک اھم خاصیت جس سے یہاں مومنوں کو متصف قرار دیا گیا ہے امانتداری ہے، جس کے بارے میں ایک دوسری آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان اللہ یامرکم ان تؤدوالامانات الیٰ اھلھا "-(34)

ترجمہ: (مسلمانو) یقیناً اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچاؤ۔(35)

امانت کا مفہوم آجکل کی ذہنیت کے برعکس بہت وسیع ہے آج کل صرف کسی چیز یا رقم کو دوسرے کے پاس رکھنے کو امانت سمجھا جاتا ہے لیکن مذکور بات کے ساتھ ساتھ ہر عہدہ وذمہ داری، ہر قول وفعل جو کسی کے سپرد کی گئی اور اس نے اسے قبول کیا تو یہ سب امانت کے زمرے میں شامل ہیں,

،وزارت عظمی سے لیکر چپڑاسی کے عہدے تک تمام عہدے امانت ہیں اور ان عہدوں کے فرائض کی کما حقہ انجام دہی امانتداری ہے۔

حضرت مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ حکومت کے عہدے اور منصب جتنے ہیں وہ سب اللہ کی امانتیں ہیں، جس کے امین وہ حکام اور افسر ہیں جن کے ہاتھ مین عزل ونصب کے اختیارات ہیں"۔(36) اسی طرح کسی کو سند، ڈگری یا وثیقہ دینا بھی امانت ہے اور اہلیت و قابلیت کے بغیر یا اہلیت سے زیادہ نمبرات دینا سب خیانت ہے۔

ہر قسم کی امانت کی حفاظت اور خیانت سے بچاؤ ایمان مومن کی نشانی ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے:"لا ایمان لمن لا امانۃ لہ "۔ ۔(37) اور ضیاع امانت کو آپؐ نے قرب قیامت کی علامت قرار دی ہے، فرمایا: "اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ "(38) پوچھا گیا کہ ضیاع امانت سے کیا مراد ہے، فرمایا :"اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ" یعنی جب دیکھو کہ کاموں کی ذمہ داری ایسے لوگوں کے سپرد کر دی گئی جو اس کام کے اہل اور قابل نہیں تو قیامت کا انتظار کرو۔(39)

امانت کے اسی وسیع مفہوم کے پس منظر میں اگر اسکی حفاظت و نگہداشت کی جائے، تو معاشرے بلکہ نظام مملکت میں بہت ساری اصلاحات خود بخود آجاتی ہیں، کام چوری کا ازالہ ہوتا ہے، نااہل کی سیادت وقیادت ختم ہو جاتی ہے، فنڈز اور دیگ سرکاری مراعات خورد برد سے محفوظ ہو جاتے ہیں، اقرباء پروری، رشوت ستانی، اور ناجائز سفارشات کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

حضرت مفتی اعظمؒ لکھتے ہیں: "آج جہاں نظام حکومت میں ابتری نظر آتی ہے وہ سب اس قرآنی تعلیم کو نظر انداز کر دینے کا نتیجہ ہے، کہ تعلقات اور سفارشات اور رشوتوں سے عہدے تقسیم کئے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نااھل اور نا قابل لوگ عہدوں پر قابض ہو کر خلق خدا کو ہریشان کرتے ہیں اور سارا نظام حکومت برباد ہو جاتا ہے"۔(40)

ساتویں صفت: رعایت عہد

وعدے کی پاسداری و رعایت کا ویسے تو قرآن پاک میں کئی مقامات میں تاکیدی ذکر آیا ہے، کما قال تعالی:و اوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا ۔ (41) ترجمہ: اور عہد کو پورا کرو، عہد کے بارے میں (تمھاری) بازپرس ہونے والی ہے۔(42)

ایک جگہ ارشاد ہے: یاایھا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون ۔کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون (43) ترجمہ: اے ایمان والو تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو اللہ کے نزدیک یہ بات بڑی قابل نفرت ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔(44) اور حضورؐ کا ارشاد ہے:لادین لمن لا عھد لہ۔(45)، ترجمہ: اس شخص کا دین مکمل نہیں جو ایفائے عہد نہ کرے۔۔(46)

خلاصہ اینکہ وعدے کی رعایت و پابندی کا اسلام میں پر زور تاکید ہے اور اس سورت میں رعایت عہد کو مومنین کا ایک خاص وصف قرار دیا گیا، فرمایا: "والذین هم لاماناتهم و عهدهم راعون"۔ (47) ترجمہ: اور وہ جو اپنی امانتوں اور عھد کا پاس رکھتے ہیں۔(48)

لیکن امانت کی طرح عھد و وعدے کا وہ محدود مفہوم نہین جو ذھن عام میں نقش ہے بلکہ عہد کا بھی ایک وسیع مفہوم و مصداق ہے، کلمہ طیبہ کا پڑھنا ایک عہد ہے کہ بندہ اس میں خدا کے ساتھ طرز زندگی میں پابندی شریعت کا وعدہ کرتا ہے، کسی ملک میں رہائش پزیری کی دستاویز مثلا شناختی کارڈ وغیرہ اس مملکت کی آئین و قانون کی پاسداری کا وعدہ ہے،(49) روزمرہ کے خرید و فروخت و کاروبار کے معاملات، زراعت و تجارت کے پیمان، شادی بیاہ وغیرہ نجی و خاندانی التزامات سب عہد کے زمرے میں آتی ہیں۔ الغرض اس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد سے متعلق ہر قسم کا عھد شامل ہے۔(50)

اور ان تمام کی پاسداری ایک مسلم اور مومن فرد کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ معاشرے کی تعمیر و ترقی اور خوش حالی جہاں دیگر بہت سی چیزیں اھمیت رکھتی ہیں، ان میں سے ایک اھم چیز ایفائے عہد بھی ہے، اس کے ذریعے معاشرے میں ایک توازن پیدا ہوتا ہے، وقتی اور دائمی رنجشوں کے اسباب کا ازالہ ہوتا ہے۔

آٹھویں صفت: حفاظت صلوات۔ (نمازوں کی پابندی)

نماز کی ادائیگی اور پابندی سے معاشرے پر کیا مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کا تذکرہ دوسری صفت کے ضمن میں ہو چکا ہے۔

نتیجہ بحث:

مندرجہ بالا بحث کا نتیجہ و خلاصہ یہ ہے کہ ایک مثالی و فلاحی معاشرہ جو کہ اس پر آشوب دور میں ایک خواب و خیال ہے کی تشکیل و قیام اس وقت ممکن ہے جب معاشرے کے افراد و ارکان پابندی و خشوع نماز، لغو و بےہودگی سے اجتناب، شرمگاہ کی حفاظت، پاکیزگی اخلاق و عادات، امانتداری اور پاس عہد جیسی صفات مومنین سے متصف ہوں۔

حوالہ جات(References)

1۔ سواتی، صوفی عبدالحمید، معالم العرفان فی دروس القران(گوجرانوالہ: مکتبہ دروس القران، ۲۰۱۱ء)۱۳:۵۶۷

Sawati, Abdul Hameed, Mualim ul Irfan (Gujranwala: Maktaba Doroos ul Quran, 2011)13:567

2۔ عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن(کراچی: مکتبہ معارف القران، سن ندارد) ۲:۱۰۴۰

Usmani, Muhammad Taqi, Assan Tarjuma Quran(Karachi: Maktaba Muarif ul Quran,) 2:1040

3۔ عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ۲،:۱۰۴۱، ۱۰۴۲

Usmani, Muhammad Taqi, Assan Tarjuma Quran,2:1041,1042

4۔ عثمانی، شبیر احمد، فتح الملھم بشرح الصحیح لامام مسلم، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۲۰۰۶ء)۱:۴۰۴

Usmani, Shabeer Ahmed, Fath Ul Mulhim Sharh Al Sahee Ul Imam Muslim,(Beroot: Dar Ul Haya Alturas Al Arabi, 2006),1: 404

5۔ مفتی، عبدالواحد، اسلامی عقائد(کراچی: مجلس نشریات اسلام، ۲۰۱۶ء)۲۵۶

Mufti, Abdul Wahid, Islami Aqaid(, Karachi: Majlis Nashriat Islam, 2016)256

6۔ الحجرات: ۱۰ — *Al Hujrat :10*

7۔ عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ۳:۱۵۸

Usmani, Muhammad Taqi, Assan Tarjuma Quran, 3:158

8۔ البیھقی، احمد بن حسین، الجامع لشعب الایمان (الریاض: مکتبۃ الرشد، ۲۰۰۳ء)۱۳:۴۶۸

Al Baheeqi, Ahmed Bin Hussain, Al Jame Ul Shoob Ul Eman,(Al Riaz: Maktabatul Rushd, 2003)13:468

9۔ قاضی، محمد عیسی، (مترجم)شعب الایمان اردو(کراچی: دارالاشاعت، ۲۰۰۷ء)، ۷:۴۳۹

Qazi, Muhammad Essa , (Mutarjim) Shon Ul Eman Urdu(, Karachi: Darul Ishaat, 2007)7:439

10۔ الحدید:۴ — *Al Hadeed :4*

11۔ عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ۳:۱۶۷۴

Usmani, Muhammad Taqi, Assan Tarjuma Quran,3:1674

12۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری, کتاب الایمان، باب سوال جبرئیل (لاھور: مکتبہ رحمانیہ، سن ندارد)، ۱۹:۱

Al Bukhari, Muhammad Bin Ismaeel, Al Sahee Ul Bukhari, Kitabul Eman, Bab sawal (Lahore: Maktaba Rehmania, Jibraeel)1:19

13۔ نعمانی، منظور احمد، معارف الحدیث (کراچی: دار الاشاعت، ۲۰۰۹ء)۱:۴۶

Nomani, Manzoor Ahmed, Muarif Ul Hadees(Karachi: Dar Ul Ishaat, 2009),1:46

14۔ العنکبوت: ۴۵

Ankaboot:45

15۔ عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ۲:۱۲۱۲

Usmani, Muhammad Taqi, Assan Tarjuma Quran, 2:1212

16۔ الجصاص، احمد بن علی، احکام القران (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۹۹۲ء)۵:۹۲

Al Jassas, Ahmed Bin Ali, Ahkam Ul Quran(, Beroot: Dar ul iHaya Alturas Al Arabi, 1992),5:92

17۔ دریابادی، عبد الماجد، تفسیر ماجدی (لاھور: پاک کمپنی، ۲۰۰۷ء)۷۱۵

Darya badi , Abdul Majid, Tafsee Majidy,(Lahore: Pak company ,2007)715

18۔ امام، مالک بن انسؒ، مؤطا امام مالک، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۲:۷۵

Imam , Malik bin Anas, muatta Imam malik , chapter Ma ja fi Husn al khulq, 2:75

19۔ علامہ وحید الزمان (مترجم) مؤطا امام مالک (لاھور: اسلامی اکادمی، ۱۴۰۲ھ)۶۳۰

Allama, Waheed ul Zaman (Transleter) muatta imam malik(, Lahore: Islamic acedmi,1402)630

20۔ عباسی، ابن الحسن، متاع وقت اور کاروان علم (کراچی: مکتبہ عمر فاروق، ۱۴۳۲ھ)۸۶

Abbasi, Ibn ul Hasan , mata e waqth awr karwan ilm ,(Karachi : maktabah Umar Farooq, 1432)86

21۔ عثمانی، مولانا شبیر احمد، تفسیر عثمانی (لاہور: پاک کمپنی)۴۵۵

Usmani, Shabeer Ahmed , Tafseer Usmani(, Lahore : Pak Company),455

22۔ الرازی، محمد بن عمر، مفاتیح الغیب (تہران: دار الکتب العلمیہ)۱۶:۱۰۱

Al Razi , Muhammad bin Umer, Mufa The Al Gheeb,(Tehran : Dar Ul Kutub Ilmia)16:101

23۔ عثمانی، مولانا شبیر احمد، تفسیر عثمانی، ۴۵۵

Usmani, Shabeer Ahmed , Tafseer Usmani,455

24۔ القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، باب فضل الوضو (کراچی: قدیمی کتب خانہ، سن ندارد) ۱:۱۱۸

Al Qoshere, Muslim Bin Hajaj, Sahe Muslim,Capture Fazal Al Wazoo (Karachi: Qademe Kotub Khana,)1:118

25۔ القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، باب عدد شعب الایمان، ۱:۴۷

Al Qoshere, Muslim Bin Hajaj, Sahe Muslim, Capture Ada Shob Ul Eman)1:47

26۔ آلوسی، سید محمود، روح المعانی (بیروت: داراحیاء التراث العربی، سن ندارد) ۱۸:5

Aloose, Syed Mahmood, Rooh Ul Maani(Beroot: Dar Ihya Al Toras Al Arabi),18:5

27۔ ۔ تھانوی، محمد اشرف علی، بیان القران (لاھور: مکتبہ رحمانیہ، سن ندارد) ۲:۵۳۷

Tahanwee, Muhammad Ashraf Ali, Bayan Ul Quran(, Lahore: Maktaba Rehmania)2:537

28۔ الروم: ۲۱ *Al Room :21*

29۔ عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ۳:۱۲۴۱

Usmani, Muhammad Taqi, Assan Tarjuma Quran,3:1241

30۔ الغزالی، محمد بن محمد، احیاء علوم الدین (کوئٹہ: مکتبہ رشیدیہ) ۲:۳۳

Al Ghazali, Muhammad Bin Muhammad, Ihya Uloom Uddin (Quetta : Maktaba Rasheedia)2:33

31۔ القزوینی، ابوعبداللہ محمد بن ماجہ، سنن ابن ماجہ (کراچی: قدیمی کتب خانہ، سن ندارد) ۲۱۰

Al Qazveeni, Abu Abdullah Muhammad ibn Maja, Sunan Ibn Maja,(Karachi: Qadeeme Kutob Khana)210

32۔ قاسمی، ظفیر الدین، اسلام کا نظام عفت و عصمت (لاھور: مکتبہ دار الاندلس، سن ندارد) ۷۷

Qasimi, Zafeer Uddin, Islam Ka Nizam iffat wa Asmat(, Lahore: Maktaba Dar Ul Undalas)77

33۔ ایضاً، ۷۱، ۷۲ *Ibid: 71, 72*

34۔ النساء ,۵۸ *Al Nisa:58*

35۔ عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن،۱:۱۲۷۳

Usmani, Muhammad Taqi, Assan Tarjuma Quran,1:1273

36۔ عثمانی، محمد شفیع، معارف القران (کراچی: مکتبہ معارف القران،۲۰۰۸ء) ۲:۴۴۶

Usmani, Muhammad Shafee, Muarif Ul Quran (, Karachi: Maktaba Muarif Ul Quran, 2008)2:446

37۔ تبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکوۃ شریف، کتاب الایمان (کوئٹہ: مکتبہ رشیدیہ، سن ندارد)۱:۱۶

Tabrezi, Mohammad bin Abdullah, Mishkat ui masabieeh, kitabul ui eman,(Quetta: maktabah Rasheediya)1:16

38۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری، کتاب العلم،۱:۷۱

Al Bukhari, Muhammad Bin Ismaeel, Al Sahee Ul Bukhari,1:71

39۔ عثمانی، محمد شفیع، معارف القران،۲:۴۴۷

Usmani, Muhammad Shafee, Muarif Ul Quran,2:447

40۔ ایضاً — *Ibid*

41۔ الاسراء:۳۴ — *Al Isra:34*

42۔ عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن،۲:۸۶۸

Usmani, Muhammad Taqi, Assan Tarjuma Quran,2:868

43۔ الصف ۲,۳ — *Al Saff :2,3*

44۔ عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن،۳:۱۷۲۵

Usmani, Muhammad Taqi, Assan Tarjuma Quran, 3:1725

45۔ تبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکوۃ شریف، کتاب الایمان، ج1، ص:16

Tabrezi, Mohammad bin Abdullah, Mishkat ui masabih, kitabul ui eman), vol:1,Pg:16

46۔ صدیقی، محمد حسین، روضۃ الطالبین فی حل زاد الطالبین (کراچی: زمزم پبلشرز،۲۰۱۴ء)۱۴۸

Siddqi, Muhammad Hussain , Rozathultalibeen Fee hal zad taleebn,(Karachi: Zamzam publishers, 2014),148

47۔المومنون: ۸ *Al Mominoon: 8*

48۔ عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن،۲:۱۰۴۲

Usmani, Muhammad Taqi, Assan Tarjuma Quran,2:1042

49۔ عثمانی، محمد تقی، اصلاحی خطبات (کراچی: میمن اسلامک پبلشرز،۲۰۰۵ء)۱۵:۲۷۲،۲۷۳

Usmani, Muhammad Taqi, Islahe Khutbat,(Karachi : Meman Islamic Publishers 2005) 15:272,273

50۔ دریابادی، عبدالماجد، تفسیر ماجدی،۷۱۵

Darya badi , Abdul Majid, Tafseer Majidy,715